امیر المومنین فی الحدیث مولانا عبدالحقؒ

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں

حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا مکتوبِ گرامی

مولانا سیف اللہ حقانی مفتی و استاذِ حدیث دار العلوم حقانیہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چلتا پھرتا نمونہ تھے۔ راقم الحروف نے یہ خود دیکھا ہے کہ حضرت شیخ الحدیثؒ دو قسم کے اشخاص کے ماتھے پر بوسہ دیا کرتے تھے۔ ایک وہ جو مدینہ منورہ سے آیا ہو، محبوبؐ کے وطن سے آنے کی وجہ سے، اور اس وجہ سے بھی کہ اس پر محبوبؐ کے وطن کی ہوا اور گرد و غبار لگی ہوئی ہے۔ اسی خیال اور اسی تصور سے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل اشعار کو بطور استدلال پڑھا کرتے تھے ؎

(الف) امر علی الدیار دیار لیلیٰ
اقبل ذا الجدار و ذا الجدار
فما حب الدیار شغفن قلبی
ولکن حب من سکن الدیار

(ترجمہ) ”میرا جب لیلیٰ کے گاؤں پر گذر ہوتا ہے تو کبھی ایک دیوار کی اور کبھی دوسری دیوار کی تقبیل کرتا ہوں (یعنی بوسہ دیتا ہوں) اور واقعہ میں میرا گاؤں یا شہر سے کوئی عشق یا محبت نہیں ہے میں اصل میں لیلیٰ پر فریفتہ ہوں جو اس گاؤں کی رہنے والی ہے۔“

(ب) ؎ ومن مذھبی حب الدیار لاھلھا
وللناس فیما یعشقون مذاھب

(ترجمہ) ”دینِ عشق میں میرا مذہب و مسلک تو یہ ہے کہ میں در و دیوار سے ان کے رہنے والوں کی وجہ سے عشق و محبت رکھتا ہوں اور ہر شخص دینِ عشق میں اپنا الگ مذہب و مسلک رکھتا ہوں۔“

دوسرا ایسا شخص جو جہادِ افغانستان کے سلسلہ میں روسیوں اور روس نواز درندوں کا مخلصانہ مقابلہ کر رہا ہو۔

آخر عمر میں علالت کے ساتھ ساتھ ضعف بھی بڑھ گیا تھا بالخصوص ضعفِ بینائی۔ اور اسی وجہ سے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ درسِ حدیث سے عاجز رہ گئے تھے مگر اس کے باوجود بھی آخر عمر تک گھنٹہ دو گھنٹہ سبق پڑھا لیا کرتے تھے تاہم پہلے والی حالت نہ رہی تھی جس کا آپ کو سخت صدمہ تھا۔ کبھی کبھار جب اپنی علالت و ضعف کا ذکر کرتے تو ارشاد فرماتے توبہ توبہ! معاذ اللہ! یہ ذکر بطور شکوہ کے نہیں بلکہ مقصود اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عجز و کمزوری و ناتوانی کا اقرار و اظہار ہے۔ اس کمزوری و ناتوانی، ضعف و علالت کے پیشِ نظر درسِ حدیث سے محرومی کے نقور اور عشقِ رسول سے بے تابی کی وجہ سے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام احقر سے ایک خط لکھوایا۔ اور یہ کوئی نیا معاملہ یا کوئی نئی بات ہرگز نہیں بلکہ تاریخ اور اسلاف کے حالات میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً عمر بن احمد خربوتیؒ کے شرح ”قصیدہ بردہ عصیدۃ الشہدہ“ میں ایک عجیب واقعہ لکھا ہے اور وہ یہ کہ عمر بن احمد خربوتی اپنی شرح میں قصیدہ بردہ کے اس شعر ؎

کم ابرأت وصبًا باللمس راحتہٗ
واطلقت اربًا من ربقۃ اللمم

کے تحت لکھتے ہیں کہ میرے استاذ کی اہلیہ محترمہ دل کی بیماری میں مبتلا تھیں صبح و شام ان کو آرام نہ آتا تھا، مریضہ کی چیخ و پکار سے قرب و جوار کے لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی، علاج و معالجہ سے کوئی افاقہ نہ ہوتا۔ تو ایک دن میرے استاذ نے مجھے فرمایا کہ میری طرف سے امام الانبیاء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی ایک عریضہ لکھیں اور اس میں میری طرف سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کریں کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مریضہ کی صحتیابی کے لیے شفاعت فرمائیں۔ عمر بن احمد خربوتی فرماتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا خط لکھا اور استاذ نے اس خط کو گنبدِ خضراء کے مکین حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنانے کے لیے حجاج کرام کے حوالہ کر دیا اور ہم نے حساب سے وہ دن متعین کیا جس دن کہ حجاج کرام مدینہ طیبہ پہنچنے والے تھے، جب وہ دن آیا تو مریضہ بالکل شفایاب ہو گئی اور چیخ و پکار درد و الم اور رنج و غم ختم ہو گیا جس پر ہم سب نے اللہ تعالیٰ کا بہت بہت حمد و شکر ادا کیا۔

چنانچہ حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے بھی ارشاد فرمایا کہ میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میں بھی بارگاہِ رسالت میں ایک عریضہ لکھوں اور اس میں اپنی درسِ حدیث سے محرومی اور امراض کے غلبہ کا ذکر ہو کہ درسِ حدیث کی نعمت سے محروم نہ فرمایا جائے۔

چنانچہ حضرت شیخؒ نے احقر سے یہ خط پورے ادب و احترام سے لکھوایا۔

جب احقر نے سنایا تو حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرطِ محبت کی وجہ سے آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ خط کے اختتام پر حضرت شیخ الحدیثؒ نے فرمایا فرزندِمن! اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں سرفراز فرمائیں آپ نے تو میرے دل کی ترجمانی کی ہے۔

اس موقع پر اتفاق سے حضرت مولانا سید شیر علی شاہ صاحب مدنی دامت برکاتہم (د۔H۔P) گولڈ میڈلسٹ جامعہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وعزاً۔ مدینہ منورہ واپسی تشریف لے جانے والے تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے ارشاد کے مطابق وہ خط میں نے مولانا سید شیر علی شاہ صاحب مدظلہ کے حوالہ کیا ــــ جس تاریخ اور جس وقت پر وہ خط وہاں سنایا گیا اس تاریخ اور اس وقت سے حضرت شیخ الحدیثؒ کی حالت میں بہت خوشگوار تبدیلی محسوس ہونے لگی۔

مکتوب گرامی مع ترجمہ

باسمہ تعالیٰ

سیدی وسندی ومولائی سید الثقلین خیر الخلائق کلہم ومولیہم رحمۃ للعالمین نبینا و شفیعنا وسیدنا وسندنا ووسیلتنا وحبیب اللہ و حبیبنا ومأونا وملجاءنا وملاذنا وسبب خلقنا لولاہ لما خلقنا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائماً ابداً علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ــــ السلام علیکم یا حبیبی فداك ابی وامی وعلیٰ من لدیکم۔ امّا بعد! فیقول العبد الضعیف المعترف بالعجز والتقصیر المدعو بعبد الحق من ساکنی اکورہ ختک من مضافات بشاور انی ضعیف البصر وضعیف السمع و ضعیف سائر القوی وقلیل العلم ومریض بصنوف الامراض وقد عالجت بالاطباء الکثیرین۔ واستعملت الادویۃ المختلفۃ ولکن ماحصل لی شفاء وصرت بحیث لااقدر علی القیام للتعلیم والتعلم وهما کانا من احب اعمالی فالان التمس من کرمکم المامون ان تشفعوا لی فی حضرت اللہ تعالیٰ العلیۃ ان یرزقنی ایماناً کاملاً وعلماً واسعاً و شفاءً تاماً من الامراض کلہا وتوفیقاً لخدمۃ الدین واشاعتہ وان یحفظنی من شر الاشرار کلہم وان یوفقنی للتعلیم والتعلم وان یبارك فی اولادی واموالی واحوالی وان یبارك فی مدرستنا الحقانیہ مدرسیہا وفضلائہا وطلابہا و معاونیہا وخادمیہا۔ والصلوٰۃ والسلام علیکم وعلیٰ آلکم واصحابکم

العارض الفقیر المحتاج الی اللہ

عبدہٗ عبد الحق عفا عنہ

(ترجمہ) سیدی وسندی ومولائی سید الثقلین خیر الخلائق کلہم ومولیہم رحمۃ للعٰلمین نبینا وشفیعنا وسندنا وسیدنا ووسیلتنا وحبیب اللہ وحبیبنا ومأوانا و ملاذنا وملجاءنا وسبب خلقنا لولاہ لما خلقنا ــــ صلی اللہ تعالیٰ وسلم دائماً ابداً علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین۔ السلام علیکم یا حبیبی فداك ابی وامی وعلیٰ من لدیکم۔ امابعد! بندہ ضعیف عبد الحق جو اپنی تقصیر اور عجز کا مقر ہے اور اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کا رہنے والا ہے، عرض کر رہا ہے کہ میں ضعیف البصر، ضعیف السمع بلکہ تمام قویٰ کے اعتبار سے ضعیف ہوں اور اس کے ساتھ قلیل العلم اور امراضِ مختلفہ کا مریض ہوں۔ میں نے بہت سے ڈاکٹروں سے رجوع کیا ہے اور مختلف قسم کی ادویہ استعمال کر چکا ہوں لیکن میں اب تک شفایاب نہ ہوا ہوں اور میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ میرا محبوب مشغلہ تعلیم و تعلم مجھ سے چھوٹ گیا ہے اس لیے آنجناب سے بصد ادب و احترام کے یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں میری یہ شفاعت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایمانِ کامل اور علمِ واسع اور تمام امراض سے شفاءِ تامہ نصیب فرمائیں اور یہ کہ مجھ کو تمام اشرار کے شر سے محفوظ فرمائیں، اور تعلیم و تعلم کے لیے توفیق عطا فرمائیں اور یہ کہ میری اولاد اموال و احوال اور ہمارے دار العلوم حقانیہ اور اس کے مدرسین اور فضلاء و طلبہ و معاونین اور خدام کو برکات سے مالا مال فرمائیں۔

العارض الفقیر المحتاج الی اللہ

عبدہ عبد الحق عفا عنہ

رہا دل کو رضا یاد سے کام
نہ سمجھے جفا کیا ہے وفا کیا
وفا ہو جائے تیرے آستاں پر
سوا اس کے ہمارا مدعا کیا